

کیا ابوبکر نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے میت پر نماز پڑھی تھی؟

<?xml encoding="UTF-8">



کیا ابوبکر نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے میت پر نماز پڑھی تھی؟

سوال کرنے والے: حسین سیدی

سوال کی وضاحت:

اہلسنت منابع میں روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے میت پر نماز پڑھی تھی۔ کیا یہ احادیث صحیح ہیں؟ براہ کرم ان روایات کی دستاویز کو دیکھیں۔

مختصر جواب

اہلسنت منابع میں تلاش کرنے سے تقریباً پانچ روایات ان فقروں کے ساتھ ملتی ہیں:

«فتقدم أبو بكر فصرى عليها فكبر عليها أربعاً، صلى عليها أبو بكر، صلى أبو بكر الصديق على فاطمة بنت رسول الله، وكبر أبو بكر على فاطمة أربعاً»

وہ اس نکتے کا اظہار کرتے ہیں کہ ابوبکر نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے جسد اطہار پر نماز پڑھی تھی۔

لیکن یہ روایتیں سند کے اعتبار سے ضعیف ہیں اور نتیجتاً صحیح نہیں ہیں۔

دوسری طرف ان روایات کے سامنے صحیح بخاری اور مسلم کی روایات موجود ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت زہرا (سلام اللہ علیہا) اپنی زندگی کے آخری ایام تک ابوبکر سے ناراض رہیں اور ان سے بات نہیں کی: (فَعَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوفِّيَتْ) اور جب ان کا انتقال ہو گیا تو حضرت علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی تدفین کی اور ان لوگوں کو اس کی خبر نہ دی اور خود نماز پڑھی۔: فلما تُوفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا...

یہ صحیح روایت دیگر ضعیف روایات پر مقدم ہے اور ثابت ہے کہ ابوبکر نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے جسد

اطہار پر نماز نہیں پڑھی اور آخری عمر تک وہ ان سے ناراض اور ناخوش رہے۔

اور تیسری طرف، بہت سے بڑے سنی علماء نے بیان کیا ہے کہ ابوبکر نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے جسد اطہار پر نماز نہیں پڑھی تھی۔

تفصیلی جواب:

اس حصے میں ہم زیر بحث موضوع پر پہلے اہل سنت کی روایات اور پھر ان کے علماء کے کلام کا جائزہ لیں گے۔

الف: سنی روایات کا جائزہ لینا

اس معاملے میں سنی روایات کی دو قسمیں ہیں:

1. وہ روایتیں جو کہتی ہیں کہ ابوبکر نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے جسد اطہار پر نماز پڑھی۔ (ان سب کی شہادتیں ضعیف ہیں اور ان کی شہادت کی ضعیف ثابت ہو گی)

2. وہ روایتیں جو بیان کرتی ہیں کہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی وصیت کے مطابق حضرت علی نے رات کو ان کی پاکیزہ جسد کو تیار کی اور اسے دفن کیا۔ (ان کی سند صحیح ہے)

تحقیق کے طریقہ کار کے مطابق، آئیے منصفانہ اور درست نتیجہ حاصل کرنے کے لیے دونوں زمروں کا جائزہ لیں۔

پہلی قسم، حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے جسد اطہار پر ابوبکر کی نماز۔

پہلی روایت: مالک بن انس، امام صادق علیہ السلام سے

زیر بحث روایات میں سے ایک روایت ابن عدی نے کتاب "الکامل فی الضعفاء" میں مالک ابن انس سے درج ذیل متن اور دلائل کے ساتھ نقل کی ہے:

ثنا محمد بن ہارون بن حسان البرقي بمصر ثنا محمد بن الوليد بن أبان ثنا محمد بن عبد الله القدامي كذا قال وإنما هو عبد الله بن محمد القدامي قال مالك بن أنس أخبرنا عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده قال توفيت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلا فجاء أبو بكر وعمر وعثمان وطلحة والزبير وسعيد وجماعة كثير سماهم مالك فقال أبو بكر لعلي تقدم فصل عليها قال لا والله لا تقدمت وأنت خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فتقدم أبو بكر فصلى عليها فكبر عليها أربعاً ودفنها ليلا.

قال الشيخ وهذه الأحاديث التي أُمليتها عن مالك بن أنس في الموطأ ولا أعلم رواها عن مالك غير عبد الله بن محمد بن ربيعة هذا

مالک نے امام صادق (علیہ السلام) سے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین (علیہ السلام) سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا انتقال رات کو ہوا، ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، زبیر سعید اور بہت سے لوگ، مالک نے ان کا نام لیا اور وہ حاضر تھے۔ ابوبکر نے علی علیہ

السلام سے کہا: سامنے کھڑے ہو جاؤ اور فاطمہ کے لیے نماز پڑھو۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: نہیں خدا کی قسم! میں تم پر غالب نہیں آؤں گا جب تک کہ تم رسول خدا کے جانشین ہو۔ راوی کہتے ہیں: ابوبکر نے حضرت زہرا کی میت پر نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہی اور رات کو فاطمہ کو دفن کیا۔

کتاب کے مصنف نے کہا: میں نے یہ روایات مالک بن انس سے موطا میں لکھی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ انہیں عبداللہ بن محمد بن ربیعہ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔

الجرجانی، عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد (متوفی 365ھ)، الکامل فی ضعفاء الرجال ، ج4، ص258، تحقیق: یحییٰ مختار غزاوی، دار النشر: شرح الفکر - بیروت، ایڈیشن: 3، 1409-1988

پہلا جواب؛ روایت ضعیف ہے۔

پہلا جواب یہ ہے کہ اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کی دستاویز میں "عبداللہ بن محمد بن قدامی" کو سنی علماء کی رائے میں کمزور کیا گیا ہے۔

اس بات کو ثابت کرنے کے لیے ہم ان کے بارے میں علماء رجال کے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں:

1. شمس الدین ذہبی

ذہبی، جو ایک عظیم سنی علماء میں سے ہیں، نے ان کا تذکرہ ضعیفوں میں کیا ہے:

4549 (4788) عبد اللہ بن محمد بن ربیعۃ بن القدامی المصیصی أحد الضعفاء أتى عن مالك بمصائب (منها) عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده قال توفيت فاطمة ليلا فجاء أبو بكر وعمر وجماعة كثيرة فقال أبو بكر لعلي تقدم فصل قال والله لا تقدمت وأنت خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم فتقدم أبو بكر وكبر أربعاً.

عبداللہ بن محمد بن ربیعہ قدامی مصیصی ان ضعیفوں میں سے ہیں جنہوں نے مالک کے مصائب بیان کیے ہیں۔ ان میں سے ایک امام صادق علیہ السلام کی اپنے والد اور دادا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال رات کو ہوا۔

الذہبی الشافعی، شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان (متوفی 748ھ)، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ج4، ص180، تحقیق: شیخ علی محمد معوض اور شیخ عادل احمد عبد الموجود، ناشر: دار الکتب العلمیہ - بیروت، ایڈیشن: اول، 1995م۔

2. ابن حجر عسقلانی:

ابن حجر اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کتاب "الاصابہ" میں بھی فرماتے ہیں کہ بعض متروک راویوں نے اس روایت کو مالک اور دارقطنی سے روایت کیا ہے اور ابن عدی نے اس کی روایت کو ضعیف سمجھا ہے۔

وقد رَوَى بعض المتروكين عن مالك عن جعفر بن محمد عن أبيه نحوه وواه الدارقطني وابن عدي.

بعض متروک راویوں نے اس روایت کو مالک سے جعفر بن محمد سے ان کے والد سے اسی طرح روایت کیا ہے اور دارقطنی اور ابن عدی نے اسے برا جانا ہے۔

العسقلانی الشافعی، احمد بن علی بن حجر ابوالفضل (متوفی 852ھ)، الإصابة في تمييز الصحابة ، ج8، ص58، تحقيق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت ، پہلا ایڈیشن: 1412ھ - 1992ء۔

3. ابن عدی کی کمزوری:

اس روایت اور دیگر متعدد روایات کو نقل کرنے کے بعد کتاب "الکامل في الضعفاء" کے مصنف ابن عدی عبداللہ بن محمد قدامی کی روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:

وعامة حديثه غير محفوظة وهو ضعيف على ما تبين لي من رواياته واضطرابه فيها ولم أر للمتقدمين فيه كلاماً فأذكره.

اس شخص کی روایتوں اور اس کی روایتوں کے اضطراب سے جو کچھ مجھ پر واضح ہوا ہے اس کے مطابق اس کی روایتوں کی عمومیت (عبداللہ بن محمد قدامی) محفوظ اور مستحکم نہیں ہے (اور ضعیف ہے)۔ مجھے ماضی کی باتوں میں ان کا ذکر کرنے کے لیے کچھ نہیں ملا۔

الجرجانی، عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد (متوفی 365ھ)، الکامل في ضعفاء الرجال ، ج4، ص258، تحقيق: يحيى مختار غزاوي، دار النشر: دار الفكر - بيروت، ايڈیشن: 3: 1409-1988

4. ابن طاہر مقدسی:

روایت نقل کرنے کے بعد مقدسی کتاب " ذخيرة الحفاظ " میں عبداللہ بن محمد قدامی ضعیف کہتے ہیں:

2493 - حديث : توفيت فاطمة بنت رسول الله ليلاً ، وجاء أبو بكر ، وعمر ، وعثمان ، وطلحة ، ... رواه عبد الله بن محمد القدامي : عن مالك بن أنس ، عن جعفر بن محمد عن أبيه ، عن جده قال : توفيت . ولم يروه عن مالك غير القدامي وهو ضعيف .

اس روایت کو عبداللہ بن محمد قدامی نے مالک بن انس کی سند سے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

المقدسی، مطہر بن طاہر (متوفی 507ھ)، ذخيرة الحفاظ ، ج2، ص1172، تحقيق: ڈاکٹر عبدالرحمن الفريوائي، ناشر: دار السلف - رياض، ايڈیشن اول: العلوي ، 1416ھ-1996ء۔

۵ حاکم نیشابوری:

وہ بھی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد، مالک سے جعلی حدیثیں نقل کرتے ہیں:

92 عبد الله بن محمد بن ربيعة القدامی روی عن مالك أنس وإبراهيم بن سعد أحاديث موضوعة.

عبدالله بن محمد بن ربيعه القدامی نے مالک بن انس اور ابراہیم بن سعید سے من گھڑت روایتیں نقل کی ہیں۔

حکیم نیسابوری، محمد بن عبدالله بن حمدویہ ابو عبدالله (متوفی 405ھ)، المدخل الصحيح، ج 1، ص 152،
تحقیق: د. ربیع ہادی عمیر المدخلی، دارالنشر: مؤسسة الرسالة - بیروت، ایڈیشن اول: 1404،

ابو یعلیٰ قزوینی بھی کہتے ہیں:

(134) عبد الله بن محمد بن ربيعة القدامي المصيصي يروي عن مالك وهو ضعيف يأتي بالمناكير وما لا يتابع عليه.

عبدالله بن محمد قدامی نے مالک سے روایت کی ہے، وہ ضعیف ہیں اور منافی روایتیں بیان کرتے ہیں جن پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔

الخليل القزويني، الخليل بن عبدالله بن احمد ابو يعلى (متوفى 446هـ)، الارشاد في معرفة علماء الحديث، ج 1،
ص 280، تحقیق: د. محمد سعید عمر ادريس، دار النشر: الارشاد كتب خانہ ریاض، ایڈیشن: اول 1409

ابن جزری نے کہا کہ اس نے خبر کو الٹا کر دیا ہے:

عبد الله بن محمد بن ربيعة القدامي المصيصي يروي عن مالك وإبراهيم بن سعد ... وكان يقلب الأخبار لا يحتج به.

عبدالله بن محمد قدامی... روایتوں کو الٹا بیان کرتے تھے اور ان کی روایتوں پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

الشيحاني الجزائري، ابو الحسن على بن ابي الكرم محمد بن محمد (متوفى 630هـ)، اللباب في تهذيب الأنساب،
ج 3، ص 19، دار النشر: دار الصدر - بيروت - 1400ھ - 1980ء

دوسرا جواب: یہ روایت صحیح روایت کے خلاف ہے۔

محبیب الدین طبری نے روایت بیان کرنے کے بعد کتاب "الرياض النيرة في مناقب العشرة" میں لکھا ہے۔ وہ اس طرح جواب دیتے ہیں کہ یہ روایت ایک اور صحیح روایت کے موافق ہے جس میں کہا گیا ہے کہ امیر المومنین صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ ماہ تک ابوبکر کی بیعت نہیں کی۔ تضاد ہیں؛ کیونکہ اس صورت میں امیر المومنین علیہ السلام کس طرح کسی ایسے شخص کو اجازت دے سکتے ہیں جو اس کا حق غصب کرے اپنی بیوی کی لاش پر نماز پڑھے:

وهذا مغاير لما جاء في الصحيح فإنه ورد في الصحيح أن عليا لم يبايع أبا بكر حتى ماتت فاطمة وطريان هذا مع عدم البيعة يبعد في الظاهر والغالب وإن جاز أن يكونوا لما سمعوا بموتها حضروها فاتفق ذلك ثم بايع بعده.

یہ روایت صحیح بخاری میں مذکور کے خلاف ہے کیونکہ صحیح روایت میں ہے کہ (حضرت) علی (علیہ السلام)

نے ابوبکر کی بیعت اس وقت تک نہیں کی جب تک کہ (حضرت) فاطمہ (س) کا انتقال نہ ہوا۔ اور اس موضوع کو پیش کرنا اس حقیقت کے باوجود کہ علی علیہ السلام نے بیعت نہیں کی، سطحی طور پر اور اکثر بعید معلوم ہوتا ہے۔ البتہ یہ کہنا جائز ہے کہ جب ابوبکر اور عمر نے فاطمہ کی وفات کی خبر سنی تو وہ آئے اور اس کے بعد علی علیہ السلام نے بیعت کی۔

الطبری، ابو جعفر محب الدین احمد بن عبد اللہ بن محمد (متوفی 694ھ)، الرياض النضرة في مناقب العشرة، ج 2، ص 96، تحقيق: عيسى عبد الله محمد مانع الحميري، ناشر: دار الغرب الاسلامی - بيروت، ايديشن: اول، 1996۔

بخاری و مسلم کی صحیح روایت سے طبری کا مطلب یہ ہے کہ امیر المومنین نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے بعد تک ابوبکر کی بیعت نہیں کی۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ابوبکر سے ناراض ہوئیں اور اپنی زندگی کے حدثنا یحییٰ بن بُکَیْر حدثنا اللَّیْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ بَن شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا. ...

فَوَجَدَتْ فَاطِمَةَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمُهُ حَتَّى تُؤَفِّقَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُؤَفِّقَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَانَ لِعَلِيِّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُؤَفِّقَتْ اسْتَنَكَرَ عَلِيٌّ وَجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ.

آخر تک ان سے بات نہ کی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ ماہ سے زیادہ زندہ نہ رہے۔ جب حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا انتقال ہوا تو ان کے شوہر نے انہیں رات کو دفن کیا اور ابوبکر کو اطلاع نہ دی اور ان پر نماز پڑھی۔ جب تک حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا زندہ تھیں، علی علیہ السلام لوگوں میں محترم تھے۔ لیکن جب حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا انتقال ہوا تو لوگوں نے ان سے منہ موڑ لیا اور یہیں وہ چاہتے تھے کہ حضرت علی علیہ السلام صلح کر لیں اور ابوبکر سے بیعت کر لیں۔ علی علیہ السلام نے ان چھ مہینوں میں جب حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا زندہ تھیں ابوبکر کی بیعت نہیں کی۔

البخاری الجعفی، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل (متوفی 256ھ)، صحیح البخاری، ج 4، ص 1549، 3998، تحقيق: د. مصطفى ديب الباغه، ناشر: دار ابن كثير، اليمامة - بيروت، تيسرا ايديشن، 1407-1987۔

یہ روایت صحیح مسلم، جلد 3، ص 1380، ح 1759 میں بھی مذکور ہے۔

ابن حجر عسقلانی اس روایت کی تفصیل میں لکھتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے چھ ماہ سے زیادہ بیعت نہیں کی: فلما مات واستمر على عدم الحضور عند أبي بكر.

فتح الباری، ج 7، ص 494، احمد بن علی بن حجر ابو الفضل العسقلانی الشافعی، وفات: 852، دار النشر: دار المعرفة - بيروت، تحقيق: محب الدين الخطيب

جب حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا انتقال ہوا تو امیر المومنین علیہ السلام ابوبکر کے پاس بیعت کرنے نہیں گئے۔

یہ بتانا ضروری ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کا غصہ صرف فدک پر قبضے کی وجہ سے نہیں تھا، بلکہ خلافت کے قبضے، فدک کے غاصبانہ قبضے، خیبر کے خمس کے قبضے اور مدینہ کے وسائل پر قبضے کی وجہ سے بھی تھا۔

دوسری روایت: شعبی سے

ابن سعد نے اپنی کتاب "الطبقات الکبرہ" میں اس موضوع پر دو روایتیں نقل کی ہیں اور پہلی روایت جو شعبی سے نقل ہوئی ہے وہ یہ ہے:

أخبرنا محمد بن عمر حدثنا قيس بن الربيع عن مجالد عن الشعبي قال صلى عليها أبو بكر رضي الله عنه .

شعبی کہتے ہیں: ابوبکر نے [فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا] کے جسد پر نماز پڑھی تھی۔

البصری الزہری، محمد بن سعد بن منیع ابو عبد اللہ (متوفی 230ھ)، طبقات الکبری، ج8، ص29، دارالنشر: دار الصادر - بیروت، بمطابق جامع الکبیر برنامہ۔

جواب: اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

ابن حجر در کتاب «الاصابه» بعد از نقل روایت، این طریق را ضعیف می داند و تصریح می کند کہ شعبی ضعیف است و علاوه بر آن، سند روایت نیز منقطع می باشد:

وروی الواقدي عن طريق الشعبي قال صلى أبو بكر على فاطمة وهذا فيه ضعف وانقطاع.

واقدی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ابوبکر نے فاطمہ پر نماز پڑھی۔ اس روایت میں ضعف ہے اور اس کی سند بھی منقطع ہے۔

العسقلانی الشافعی، احمد بن علی بن حجر ابوالفضل (متوفی 852ھ)، الإصابة في تمييز الصحابة، ج8، ص58، تحقیق: علی محمد بجاوی، ناشر: دار الجیل - بیروت، ایڈیشن: اول، 1412ھ - 1992ء۔

بیہقی نے شعبی سے ایک اور روایت نقل کی ہے کہ امیر المومنین نے ابوبکر کا بازو پکڑا اور انہیں نماز کے لیے آگے بڑھایا۔

لیکن بیہقی نے خود اس روایت کو آخر میں رد کر دیا اور کہا: یہ صحیح ہے کہ عائشہ کے مطابق وراثت کے معاملے میں جب فاطمہ کا انتقال ہوا تو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ابوبکر کو اطلاع نہیں دی اور خود ان کے جسد پر نماز پڑھی۔ .

دونوں روایتوں کا متن یہ ہے:

6687 فَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ ، ثنا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ بْنُ خَلْفِ بْنِ شَجَرَةَ الْقَاضِي ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا عَوْنُ بْنُ سَلَامٍ ، ثنا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، لَمَّا مَاتَتْ دَفَنَهَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْلًا ، وَأَخَذَ بِصَبْعَيْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدَّمَهُ يَغْنِي فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهَا ، كَذَا رُوِيَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَالصَّحِيحُ.

6688 عن بن شهاب الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها في قصة الميراث أن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم عاشت بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة أشهر فلما توفيت دفنها علي بن أبي طالب رضي الله عنهما ليلا ولم يؤذن بها أبا بكر رضي الله عنه وصلى عليها علي رضي الله عنه .

شعبی کہتے ہیں: جب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا انتقال ہوا تو علی علیہ السلام نے انہیں رات کے وقت دفن کیا اور ابوبکر کا بازو پکڑا اور نماز کے لیے کے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا جسد کے سامنے کیا۔ اس سند کے ساتھ یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ وراثت کے دعویدار کے معاملے میں ابن شہاب سے عروہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں اور جب ان کا انتقال ہو گیا علی بن ابی طالب (علیہ السلام) نے اسے رات کو دفن کیا اور ابوبکر کو خبر نہ دی اور علی (علیہ السلام) نے ان پر نماز پڑھی۔

البیہقی احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ ابوبکر (متوفی 458ھ)، سنن البیہقی الکبریٰ، ج4، ص29، تحقیق: محمد عبدالقادر عطا، دار النشر: مکتب دار الباز - 1414 - 1994، الجامع الکبیر کے برنامج کے مطابق

اس کتاب کے بعض نسخوں میں لفظ " والصحيح " کو اگلی روایت کے فقرے کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔

... كذا روي بهذا الاسناد والصحيح عن ابن شهاب الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها في قصة الميراث. ...

السنن الكبرى البيهقي - (جلد 4/ص 29)، ناشر: دار الفكر، مکتب اہل بیت کے مطابق۔

اس مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ بیہقی شعبی کی روایت کو قبول نہیں کرتا ہے ، اس لیے ان کے نزدیک صحیح قول یہ ہے کہ ابوبکر نے نماز نہیں پڑھی:

تیسری روایت: حماد عن ابراہیم

ابن سعد نے ایک اور روایت ابراہیم بن محمد بن حاطب کے ذریعے نقل کی ہے:

أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي الْمُسَاوِرِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا.

ابراہیم کہتے ہیں: ابوبکر صدیق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جسد اطہار پر نماز پڑھی اور ان پر چار تکبیریں کہیں۔

البصری الزہری، محمد بن سعد بن منیع ابو عبد اللہ (متوفی 230ھ)، طبقات الکبریٰ، ج8، ص29، دارالنشر: دار

جواب: روایت کا سلسلہ ضعیف ہے

اس روایت کی سند میں "عبدالعلیٰ ابن ابی السور" ہے جسے اہل سنت کے علماء نے بہت ہی زیادہ ضعیف قرار دیا ہے اور اس کے نتیجے میں ان کی روایت سے کوئی استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ رجال کے علماء نے ان کے سوانح عمری میں لکھتے ہیں:

عبد العلی بن ابی المساور الزہری، ملاہم، ابو مسعود الجرار - بالراء المهملة المکررة - الکوفی، نزیل المدائن۔

رَوَى عَنْ : إبراهيم بن محمد بن حاطب ، وثابت بن أبي صفية الثمالي ، وحماد بن أبي سليمان ،... قال الحافظ أبو بكر الخطيب : وقد روى غير واحد ، عن يحيى ابن مَعِين الطعن عليه ، وسوء القول فيه۔

وَقَالَ عَبَّاسُ الدُّورِيِّ ، وإبراهيم بن عبد الله بن الجنيد ، عن يحيى بن مَعِين : ليس بشيء۔ زاد إبراهيم : كذاب۔

وَقَالَ المفضل بن غسان الغلابي ، عن يحيى بن مَعِين : ليس بثقة۔ وَقَالَ محمد بن عثمان بن أَبِي شَيْبَةَ ، عن علي بن المديني : ضعيف ، ليس بشيء۔ وَقَالَ محمد بن عبد الله بن عمار الموصلي : ضعيف ، ليس بحجة۔ وَقَالَ أَبُو زُرَّعة : ضعيف جدا۔ وَقَالَ أبو حاتم : ضعيف الحديث ، شبه المتروك۔ قَالَ الْبُخَارِيُّ : منكر الحديث۔ وَقَالَ أبو داود : ليس بشيء۔ وَقَالَ النَّسَائِيُّ : متروك الحديث۔

خطیب بغدادی نے کہتے ہیں: بہت سے لوگوں نے ابن معین سے روایت کی ہے کہ اس نے ان کی توہین کی اور ان کے بارے میں برا کہا۔

عباس دوری، ابراہیم بن عبداللہ نے یحییٰ بن معین سے روایت کیا کہ اس کی روایت کچھ نہیں ہے، ابراہیم نے مزید کہا کہ وہ جھوٹا ہے۔

مفضل بن غسان نے یحییٰ بن معین سے روایت کیا کہ وہ معتبر نہیں ہے۔ محمد بن عثمان علی بن مدینی کے مطابق وہ اسے ضعیف سمجھتے ہیں اور ان کی روایتیں بے ارزش ہیں۔ محمد بن عبداللہ موصلی نے کہا: وہ ضعیف ہے، اس کی روایت حجت نہیں ہے۔

ابو زرح نے کہا: وہ بہت ہی ضعیف ہے۔ ابو حاتم بھی اسے حدیث میں ضعیف اور متروک حدیث کی طرح سمجھتے ہیں۔ بخاری نے کہا: وہ حدیث کا انکار کرتا ہے۔ نسائی اسے مردود الحدیث سمجھتے ہیں۔

المذی، ابو الحجاج یوسف بن الزکی عبدالرحمن (متوفی 742ھ)، تہذیب الکمال، ج16، ص 366-368، تحقیق: د۔ بشر عواد معروف، ناشر: مؤسسة الرسالة - بیروت، ایڈیشن: اول، 1400ھ - 1980ء۔

ابن جوزی نے ان کے بارے میں بعض دوسرے لوگوں کی قول کو نقل کیا ہے:

1809 عبد الأعلى بن أبي المساور أبو مسعود الجرار الكوفي ... وقال ابن نمير والنسائي وعلي بن الجنيد متروك

الحديث وقال البخاري منكر الحديث وقال أبو زرعة ضعيف جدا وقال الدارقطني ضعيف وقال ابن عدي حديثه لا يتابعه عليه الثقات.

ابن نمير، نسائي اور علی ابن جنید نے کہا ہے: وہ حدیث کا منکر ہے۔ بخاری نے کہا: وہ حدیث کا انکار کرتا ہے۔ ... دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے۔ ابن عدی نے کہا: اہل ثقہ نے اس کی روایت کی پیروی نہیں کی۔

ابن الجوزی، عبدالرحمن بن علی بن محمد، ابو الفرج (متوفی 579ھ)، الضعفاء والمتروكين، ج2، ص81، تحقیق: عبدالله القاضي، دار النشر: دار الكتب العلمية - بيروت، ایڈیشن: اول 1406

چوتھی روایت: ابن عباس سے

ابو نعیم اصفہانی نے کتاب "حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء" میں ابن عباس سے ایک اور روایت نقل کی ہے، جو کہتے ہیں: ابوبکر نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے نماز میں چار تکبیریں کہیں۔ چنانچہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے جسد اطہار پر نماز پڑھی۔ روایت کا متن اس دستاویز کے ساتھ نقل کیا گیا ہے:

حدثنا عبد الله بن محمد بن جعفر ثنا محمد بن عبد الله رثته ثنا شيبان ابن فروخ ثنا محمد بن زياد عن ميمون بن مهران عن ابن عباس ... كبر أبو بكر على فاطمة أربعا وكبر عمر على أبي بكر أربعا وكبر صهيب على عمر أربعا.

ابن عباس کہتے ہیں: ابوبکر نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے جسد اطہار پر چار تکبیریں کہیں۔ عمر نے ابوبکر کو چار تکبیریں اور صہیب نے عمر کو کہا۔

الأصبهاني، ابونعيم أحمد بن عبد الله (متوفى 430ھ)، حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، ج4، ص96، ناشر: دار الكتاب العربي - بيروت، الطبعة: الرابعة، 1405ھ۔

جواب: روایت کا سلسلہ ضعیف ہے۔

اس روایت کی سند میں محمد بن زیادیشکری وہ شخص ہے جسے اہل سنت علمای رجال نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن ابی حاتم نے سب سے پہلے اس شخص کا تعارف کرایا اور کہا کہ اس نے یہ روایتیں جعل کی ہیں:

محمد بن زياد الجزري اليشكري الحنفي يروي عن ميمون بن مهران روى عنه العراقيون كان ممن يضع الحديث على الثقات ويأتي عن الأثبات بالأشياء المعضلات لا يحل ذكره في الكتب إلا على جهة القدح ولا الرواية عنه إلا على سبيل الاعتبار عند أهل الصناعة خصوصا دون غيرهم و...

محمد بن زياد جزری یشکری حنفی، میمون بن مہران سے روایت کرتے ہیں۔ اور عراقیوں نے اس کے بارے میں نقل کیا ہے۔

وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے جعلی روایتیں ثقہ لوگوں کی طرف منسوب کیں اور معتبر لوگوں سے ایسے مسائل بیان کیے جن کا کتابوں میں ذکر کرنے کی اجازت نہیں ہے، الا یہ کہ اعتراض کرنے کے لیے ہو۔ ان

سے روایت کرنا جائز نہیں سوائے اس کے کہ اہل فن اس سے عبرت حاصل کرے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

اور اس روایت کے آخر میں اس کا ذکر بھی فرمایا۔

التميمي البستي، الإمام محمد بن حيان بن أحمد بن أبي حاتم (متوفى 354هـ)، المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، ج 2، ص 250، تحقيق: محمود إبراهيم زايد، دار النشر: دار الوعي- حلب، الطبعة: الأولى 1396هـ

شمس الدين ذہبی نے اس کے بارے میں اہل سنت علماء رجال کی کمزوریوں کو بھی ذکر کیا ہے:

محمد بن زياد (ت) الشكري الميموني الطحان يروي عن ميمون بن مهران وغيره وعنه شيبان بن فروخ وعقبة بن مكرم وجماعة قال أحمد كذاب أعور يضع الحديث وروى إبراهيم بن الجنيد وغيره عن ابن معين كذاب وقال ابن المديني رميت بما كتبت عنه وضعفه جدا وقال أبو زرعة كان يكذب وقال الدارقطني كذاب.

محمد بن زياد يشكركي نے ميمون بن مهران وغيره سے روایت کی ہے اور ان سے شيبان بن فرخ، عقبہ بن مكرم اور ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ احمد حنبل کہتے ہیں: وہ بہت جھوٹا اور چشم پوشی کرنے والا شخص تھا جس نے روایتیں جعل کیں۔ ابراہیم بن جنید وغيره نے ابن معين سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: محمد بن زياد جھوٹا تھا۔ ابن مدینی بھی اس کی سختی سے تذلیل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے ان کے بارے میں لکھی ہوئی ہر کہانی کو پھینک دیا۔ ابو زرع نے کہا: وہ ہمیشہ جھوٹ بولتا تھا۔ دارقطنی نے بھی کہا کہ وہ جھوٹا ہے۔

الذهبي الشافعي، شمس الدين ابو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان (متوفى 748هـ)، ميزان الاعتدال في نقد الرجال، ج 6، ص 154، تحقيق: الشيخ علي محمد معوض والشيخ عادل أحمد عبدالموجود، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة: الأولى، 1995م.

لہذا اس روایت میں محمد بن زياد کو سخت ضعیف قرار دیا گیا ہے اور اس وجہ سے یہ روایت بدنام ہے اور اس کی دلیل صحیح نہیں ہے۔

پانچویں روایت: عبدالله بن عمر سے

نورالدين ہیتمی نے اپنی کتاب "بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث" میں عبدالله بن عمر سے یہ روایت نقل کی ہے:

272۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ ... كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى فَاطِمَةَ أَرْبَعًا ...

عبدالله بن عمر کہتے ہیں: ابوبکر نے (حضرت) فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر چار مرتبہ تکبیر کہی۔۔۔۔۔

الهيثمي، الحارث بن أبي أسامة / الحافظ نور الدين (متوفى 282هـ)، بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث، ج 1، ص 371، تحقيق: د. حسين أحمد صالح الباكري، دار النشر: مركز خدمة السنة والسيرة النبوية - المدينة المنورة،

جواب: روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

اس کی سند میں "فرات بن سائب" ہے اور وہ اہل سنت کے نزدیک ضعیف ہے۔ ابن حجر عسقلانی نے فرات بن سائب کو میمون بن مہران کا طالب علم بتانے کے بعد ان کے بارے میں اہل سنت کے اقوال نقل کیے ہیں:

فرات بن السائب أبو سليمان وقيل أبو المعلى الجزري عن ميمنون بن مهران ..

قال البخاري منكر الحديث وقال يحيى بن معين ليس بشيء وقال الدارقطني وغيره متروك. ...

وقال أبو حاتم الرازي ضعيف الحديث منكر الحديث وقال الساجي تركوه وقال النسائي متروك الحديث وقال عباس عن يحيى بن معين منكر الحديث وقال أبو أحمد الحاكم ذاهب الحديث وقال بن عدی له أحاديث غير محفوظة وعن ميمنون مناكير.

فرات بن سائب کا نام ابو سليمان ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ابو المعلى جزري ہے جو میمون بن مہران سے روایت کرتے ہیں۔ بخاری نے کہا: وہ حدیث کا انکار کرتا ہے۔ یحییٰ بن معین نے کہا: اس کی کوئی قدر نہیں۔ دارقطنی وغیرہ نے کہا ہے کہ حدیث میں فرات ابن سائب متروك الحديث ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا: وہ ضعیف ہے اور حدیث کا انکار کرتا ہے۔ ساجی نے کہا: علماء نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ نسائی نے کہا: وہ حدیث کا منکر ہے۔ یحییٰ بن معین نے کہا: حدیث کا منکر ہے۔ حکیم نیشابوری نے کہا: اس کی روایت معتبر نہیں ہے۔ ابن عدی نے کہا: وہ ایسی روایتیں بیان کرتا ہے جو ثابت نہیں ہیں، اور وہ میمون سے منفی روایتیں بیان کرتا تھا۔

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل (متوفى 852 هـ)، لسان الميزان، ج 4، ص 430، تحقيق: دائرة المعارف النظامية - الهند، ناشر: مؤسسة الأعلمي للمطبوعات - بيروت، الطبعة: الثالثة، 1406 هـ - 1986 م.

نتیجہ:

مندرجہ بالا روایات کی دستاویزات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایتیں سند کے اعتبار سے ضعیف اور تحریف شدہ ہیں۔

دوسری قسم؛ حضرت زہرا (سلام اللہ علیہا) کی میت پر ابوبکر کی نماز کی نفی اور خفیہ تدفین کا ثبوت (سند صحیح)

روایتوں کا ایک اور گروہ (جن میں صحیح روایت بھی ان کے درمیان ہے) پہلے گروہ کے برعکس بیان کرتی ہے کہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی وصیت کے مطابق امیر المومنین علیہ السلام نے انہیں رات میں دفن کیا۔

پہلی روایت؛ صحیح بخاری و مسلم سے

بخاری نے ایک صحیح روایت میں ذکر کیا ہے کہ جب حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا انتقال ہوا تو امیر المومنین علیہ السلام نے ان کے جسد خاکی کو رات کو کفن پہنایا اور دفن کیا اور ابوبکر کو غسل اور نماز کی رسم ادا کی (تکفین اور تدفین) حضرت نے اطلاع نہیں دی:

3998 حدثنا يحيى بن بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ بَن شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بَنَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسٍ خَيْرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُؤَفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُؤَفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا. ...

البخاري الجعفي، ابو عبدالله محمد بن إسماعيل (متوفى 256هـ)، صحيح البخاري، ج 4، ص 1549، تحقيق: د. مصطفى ديب البغا، ناشر: دار ابن كثير، اليمامة - بيروت، الطبعة: الثالثة، 1407 - 1987.

صحیح بخاری میں بدرالدین عینی نے اس جملے (وصلي عليها) کی تشریح اس طرح کی ہے:

یعنی: سلام ہو علی پر، خدا ان سے راضی ہو، علی فاطمہ۔

یعنی علی علیہ السلام نے فاطمہ پر نماز ادا کی۔

العيني الغيتابي الحنفي، بدر الدين ابومحمد محمود بن أحمد (متوفى 855هـ)، عمدة القاري شرح صحيح البخاري، ج 17، ص 259، ناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت.

یہی جملہ صحیح مسلم میں بھی مذکور ہے:

فلما تُؤَفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيٌّ.

النيسابوري القشيري، ابوالحسين مسلم بن الحجاج (متوفى 261هـ)، صحيح مسلم، ج 3، ص 1380، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي، ناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت.

دوسری روایت: حضرت ابوبکر کے نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے رات کو دفن کیا گیا۔

کتاب "المصنف" کے مصنف عبدالرزاق نے ایک اور صحیح روایت نقل کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت زہرا (سلام اللہ علیہا) کو رات کے وقت دفن کیا تاکہ ابوبکر نماز نہ پڑھ سکیں۔

6554 عبد الرزاق عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ حَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ فَاطِمَةَ بَنَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُفِنَتْ بِاللَّيْلِ، قَالَ: فَرَّ بِهَا عَلِيٌّ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا، كَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ.

حسن بن محمد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو رات کو دفن کیا گیا، راوی کہتے ہیں: علی علیہ السلام نے ایسا اس لیے کیا کہ ابوبکر نماز نہ پڑھ پائے۔ کیونکہ ابوبکر اور فاطمہ کے درمیان کچھ (تکلیف) تھی۔

الصنعاني، أبو بكر عبد الرزاق بن همام (متوفى 211هـ)، المصنف، ج 3، ص 521، تحقيق : حبيب الرحمن الأعظمي، دار النشر: المكتب الإسلامي - بيروت، الطبعة : الثانية 1403

سند روایت کی جانچ

یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے اور اس کے راویوں کو نامور علماء رجال اہل سنت نے ثقہ کہا ہے:

1. عبدالرزاق:

ذہبی نے سب سے پہلے ان کا تعارف کرایا اور پھر ان کی توثیق کے بارے میں علماء رجال کے الفاظ نقل کیے:

عبد الرزاق بن همام بن نافع الحافظ الكبير أبو بكر الحميري مولا هم الصنعاني صاحب التصانيف روى عن عبيد الله بن عمر قليلا وعن بن جريج ... قلت وثقه غير واحد وحديثه مخرج في الصحاح وله ما ينفرد به ونقموا عليه التشيع وما كان يغلو فيه بل كان يحب عليا رضي الله عنه ويبغض من قاتله.

عبد الرزاق بن همام بن نافع، عظيم حافظ (ايك حافظ اسے کہا جاتا ہے جس کو سو ہزار روایتیں یاد ہوں) ابوبکر حمیری نے عبيد الله بن عمر (تھوڑی مقدار میں) اور ابن جريج سے روایت کی ہے۔ میں کہتا ہوں: اس کے بہت سے علماء نے اس کی تصحیح کی ہے اور اس کی حدیثیں سنیوں کی چھ کتابوں میں نقل ہوئی ہیں۔ بعض اوقات اس کے پاس ایسی روایتیں ہیں جو اس نے اکیلے بیان کی ہیں۔ علماء نے ان کے شیعہ ہونے پر سوال اٹھایا ہے، جب کہ اس نے اپنے شیعہ ہونے میں مبالغہ آرائی نہیں کی، لیکن وہ علی سے محبت کرتے تھے اور ان سے جنگ کرنے والوں سے نفرت کرتے تھے۔

الذهبي الشافعي، شمس الدين ابو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان (متوفى 748 هـ)، تذكرة الحفاظ، ج 1، ص 364، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة: الأولى.

میزی کتاب تہذیب الکمال میں ان کا تعارف کرانے کے بعد لکھتے ہیں:

وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ الدمشقي ، عَنْ أَبِي الحسن بن سميع ، عَنْ أحمد بن صالح المِصْرِي : قلت لأحمد بن حنبل : رأيت أحدا أحسن حديثاً من عبد الرزاق ؟ قال : لا. قال أبو زُرْعَةَ : عبد الرزاق أحد من ثبت حديثه. ...

وَقَالَ أَبُو أحمد بن عدي : ولعبد الرزاق أصناف وحديث كثير ، و قد رحل إليه ثقات المسلمين وأئمتهم وكتبوا عنه ولم يروا بحديثه بأساً...

ابو زرع دمشقی، ابو الحسن بن سميع، احمد بن صالح سے نقل کرتے ہیں، کہتے ہیں: میں نے احمد بن حنبل سے کہا: کیا آپ نے روایت کے لحاظ سے عبد الرزاق سے بہتر کسی کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ ابو زرع نے کہا: عبد

الرزاق ان لوگوں میں سے ہیں جن کی روایتیں مستحکم اور صحیح ہیں۔ ...

ابو احمد بن عدی کہتے ہیں: عبد الرزاق کے بارے میں بہت سی روایتیں ہیں، اور مسلمانوں کے ثقہ لوگ اور ان کے رہنما عبد الرزاق کے پاس گئے اور ان سے روایتیں لکھیں، اور انہیں ان سے نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں تھا۔

المزي، ابوالحجاج يوسف بن الزكي عبدالرحمن (متوفى 742هـ)، تهذيب الكمال، ج 18، ص 56 – 60، تحقيق: د. بشار عواد معروف، ناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة: الأولى، 1400هـ – 1980م.

ذہبی نے اپنی دوسری کتاب میں ان کا تعارف بزرگوں میں سے ایک کے طور پر کیا ہے:

عبد الرزاق بن همام بن نافع الحافظ أبو بكر الصنعاني أحد الأعلام ..

عبد الرزاق بن همام بن نافع، عظيم حافظ، ابوبكر صناعي بزرگوں میں سے ہیں۔ ...

الذهبي الشافعي، شمس الدين ابو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان (متوفى 748 هـ)، الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة، ج 1، ص 651، تحقيق: محمد عوامة، ناشر: دار القبلة للثقافة الإسلامية، مؤسسة علو - جدة، الطبعة: الأولى، 1413هـ – 1992م.

ابن حجر عسقلاني بھی لکھتے ہیں:

عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري مولا هم أبو بكر الصنعاني ثقة حافظ مصنف شهير ...

عبد الرزاق بن همام بن نافع حميري ثقة، حافظ اور مشہور مصنف ہیں۔ ...

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل (متوفى 852هـ)، تقريب التهذيب، ج 1، ص 354، تحقيق: محمد عوامة، ناشر: دار الرشيد - سوريا، الطبعة: الأولى، 1406 – 1986.

ابن حبان نے کتاب الثقات میں بھی ان کا ذکر کیا ہے اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ ثقہ ہیں:

14146 عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري الصنعاني كنيته أبو ...

التميمي البستي، محمد بن حبان بن أحمد ابوحاتم (متوفى 354 هـ)، الثقات، ج 8، ص 412، تحقيق: السيد شرف الدين أحمد، ناشر: دار الفكر، الطبعة: الأولى، 1395هـ – 1975م.

ابن عساكر دمشقی بھی لکھتے ہیں:

4039 عبد الرزاق بن همام بن نافع أبو بكر الحميري مولا هم الصنعاني أحد الثقات المشهورين.

عبد الرزاق بن همام بن نافع ابوبكر حميري ثنائي مشهور معتبر لوگوں میں سے ہیں۔

ابن عساكر الدمشقي الشافعي، أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله، (متوفى 571هـ)، تاريخ

مدینة دمشق وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل، ج 36، ص 160، تحقیق: محب الدین اُبی سعید عمر بن غرامة العمری، ناشر: دار الفكر - بیروت - 1995

البتہ ان کے بارے میں بہت سی سند موجود ہیں لیکن اختصار کے پیش نظر ہم نے اس رقم کو محدود کر دیا ہے۔
2 ابن جریج:

اس کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز ہے۔ اسے سنی علماء رجال نے بھی مستند کیا ہے:

ذہبی نے ان کا تعارف اس طرح کیا:

ابن جریج ع عبد الملك بن عبد العزيز بن جريج الإمام العلامة الحافظ ...

ابن جریج سنیوں کی چھ اہم کتابوں کے راویوں میں سے ایک ہے، عبدالملک بن عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، پیشوا، علامہ اور حافظ...

الذهبي الشافعي، شمس الدين ابو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان (متوفى 748 هـ)، سير أعلام النبلاء، ج 6، ص 325، تحقیق: شعيب الأرنؤوط، محمد نعيم العرقسوسي، ناشر: مؤسسة الرسالة - بیروت، الطبعة: التاسعة، 1413ھ۔

ابن حجر نے اپنی کتاب میں اس کے بارے میں اہل سنت علماء کی تصریحات کو بھی ذکر کیا ہے:

الستة عبد الملك بن عبد العزيز بن جريج الأموي ...

وقال بن أبي مریم عن بن معین ثقة في كل ما روى عنه من الكتاب وقال جعفر بن عبد الواحد عن يحيى بن سعيد كان بن جریج صدوقا... وقال سليمان بن النضر بن مخلص بن يزيد ما رأيت أصدق لهجة من بن جریج ... وذكره بن حبان في الثقات ...

وقال بن خراش كان صدوقا وقال العجلي مكي ثقة..

ابن ابی مریم نے ابن معین سے نقل کیا ہے کہ ابن جریج کسی بھی کتاب کو روایت کرنے میں ثقہ اور قابل اعتماد ہے۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ابن جریج سچے ہیں۔ سلیمان بن نصر بن مخلص بن یزید کہتے ہیں: میں نے ابن جریج سے زیادہ سچا کوئی نہیں دیکھا۔ ابن حبان نے اپنی کتاب "الثقات" میں ان کا نام ذکر کیا ہے۔ ابن خراش نے کہا: وہ سچا ہے۔ عجلٰی نے کہا: وہ اہل مکہ اور ثقہ میں سے ہے۔

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل (متوفى 852 هـ)، تهذيب التهذيب، ج 6، ص 357، ناشر: دار الفكر - بیروت، الطبعة: الأولى، 1404 - 1984 م۔

3. عمرو بن دينار الجمعی:

ذہبی نے ان کا تعارف اس طرح کیا ہے:

عمرو بن دینار: الإمام الكبير الحافظ أبو محمد الجمحي ... أحد الأعلام وشيخ الحرم في زمانه.

عمرو بن دینار، عظیم پیشوا، حافظ ابو محمد جہمی، اپنے زمانے میں مکہ کے بزرگ اور بڑے عالم میں سے ہیں۔

الذهبي الشافعي، شمس الدين ابو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان (متوفى 748 هـ)، سير أعلام النبلاء، ج 5، ص 300، تحقيق: شعيب الأرنؤوط، محمد نعيم العرقسوسي، ناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة: التاسعة، 1413 هـ.

ذہبی نے اپنی دوسری کتاب میں اس کے سند میں سنی علماء رجال کے الفاظ نقل کیے ہیں:

قال شعبة ما رأيت أحدا اثبت في الحديث من عمرو ... وقال بن مهدي قال لي شعبة لم أر مثل عمرو بن دينار ... قال عبد الله بن أبي نجيح ما رأيت أحدا قط أفقه من عمرو لا عطاء ولا مجاهدا ولا طاوسا وذكره بن عيينة فقال ثقة ثقة ثقة ... وروى نعيم بن حماد عن بن عيينة قال ما كان عندنا أحد أفقه ولا أعلم ولا أحفظ من عمرو بن دينار

شعبہ نے کہا: ہم نے روایت میں عمر بن دینار سے زیادہ ثابت قدم کسی کو نہیں دیکھا۔ ابن مہدی کے مطابق شعبہ نے کہا: میں نے عمرو بن دینار جیسا نہیں دیکھا۔ عبد اللہ بن ابی نجیح نے کہا: میں نے عمرو (نہ عطا، نہ مجاہد، نہ طاؤس) سے زیادہ علم والا کسی کو نہیں دیکھا۔

ابن عیینہ نے اس کا تذکرہ کیا اور اس کے بعد تین مرتبہ فرمایا: وہ ثقہ ہے۔ نعيم ابن حماد بن عیینہ کے مطابق انہوں نے کہا: ہماری نظر میں عمر بن دینار سے زیادہ علم والا اور دانا کوئی نہیں ہے۔

الذهبي الشافعي، شمس الدين ابو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان (متوفى 748 هـ)، تذكرة الحفاظ، ج 1، ص 113، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة: الأولى.

تحدیب کے خلاصہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مسعر نے اس روایت کے بارے میں تین مرتبہ لفظ "ثقہ" استعمال کیا ہے:

(ع) عمرو بن دینار الجمحي مولا هم أبو محمد المكي الأثرم أحد الأعلام ... قال مسعر كان ثقة ثقة ثقة ..

عمرو بن دینار جمحی... بزرگوں میں سے ایک... مسعر نے کہا: وہ ثقہ ہے (تین مرتبہ)۔

الخرزجي الأنصاري اليماني، الحافظ الفقيه صفي الدين أحمد بن عبد الله (متوفى 329 هـ)، خلاصة تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال، ج 1، ص 288، تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة دار النشر: مكتب المطبوعات الإسلامية/دار البشائر - حلب / بيروت، الطبعة: الخامسة 1416 هـ

یہ راوی سنی کی چھ اہم کتابوں کے راویوں میں سے ایک ہے اور سنی علماء رجال نے اس کی توثیق کی ہے۔
تعارف میں ابن حجر نے اپنی سند کو یوں نقل کیا ہے:

ع الستة الحسن بن محمد بن علي بن أبي طالب الهاشمي أبو محمد المدني وأبوه يعرف بابن الحنفية ... وعنه عمرو بن دينار وعاصم بن عمر بن قتادة ...

وقال بن سعد كان من ظرفاء بني هاشم وأهل الفضل منهم ... وقال الزهري ثنا الحسن وعبد الله ابنا محمد وكان الحسن ارضاها في أنفسنا وفي رواية وكان الحسن أوثقهما وقال محمد بن إسماعيل الجعفي حدثنا عبد الله بن سلمة بن أسلم عن أبيه عن حسن بن محمد قال وكان من أوثق الناس عند الناس. ...

صاح ستہ کے راویوں میں سے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب ہاشمی، ان کی کنیت ابو محمد مدنی ہے اور ان کے والد ابن حنفیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ عمر بن دینار سے روایت ہے اور...

ابن سعد نے کہا: وہ بنی ہاشم کے بزرگوں میں سے تھے اور ان کے فضل کے مالک تھے۔ زہری نے کہا: حسن بن محمد ہماری نظر میں محمد حنفیہ کے سب سے پسندیدہ فرزند تھے، اور ایک اور روایت میں زہری نے کہا: وہ ان میں سب سے زیادہ امانت دار تھے۔ محمد بن اسماعیل جعفری نے کہا: وہ لوگوں کی نظر میں معتبر ترین لوگوں میں سے تھے۔

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل (متوفى 852هـ)، تهذيب التهذيب، ج 2، ص 276، ناشر: دار الفكر - بيروت، الطبعة: الأولى، 1404 - 1984 م.

عجلی کوفی بھی انہیں اہل مدینہ میں سے ایک قابل اعتماد اور موثق سمجھتے ہیں:

الحسن بن محمد بن علي بن أبي طالب مدني ثقة تابعي ... وهو بن الحنفية

العجلي، أبي الحسن أحمد بن عبد الله بن صالح (متوفى 261هـ)، معرفة الثقات من رجال أهل العلم والحديث ومن الضعفاء وذكر مذاهبهم وأخبارهم، ج 1، ص 300، تحقيق: عبد العليم عبد العظيم البستوي، ناشر: مكتبة الدار - المدينة المنورة - السعودية، الطبعة: الأولى، 1405 - 1985 م.

نووی نے یہ بھی کہا ہے کہ ہر کوئی اس کی موثق ہونے پر متفق ہے:

الحسن بن محمد بن الحنفية ... واتفقوا على توثيقه.

النووي الشافعي، محيي الدين أبو زكريا يحيى بن شرف بن مر بن جمعة بن حزام (متوفى 676هـ)، تهذيب الأسماء واللغات، ج 1، ص 164، تحقيق: مكتب البحوث والدراسات، ناشر: دار الفكر - بيروت، الطبعة: الأولى، 1996 م.

لہذا مذکورہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابوبکر نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے جسد مبارک پر نماز نہیں پڑھی۔

مندرجہ بالا روایت کو نقل کرنے کے بعد عبدالرزاق صنعانی کہتے ہیں کہ یہ روایت ایک اور (معتبر) سند کے ساتھ بھی مروی ہے:

6555 عبد الرزاق عن بن عیینة عن عمرو بن دينار عن حسن بن محمد مثله الا أنه قال اوصته بذلك.

عبد الرزاق نے ابن عیینہ کی سند سے عمرو بن دینار کی سند سے حسن بن محمد کی سند سے یہی روایت نقل کی ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت علی سے فرمایا مجھے رات کو دفن کرے تاکہ ابوبکر نماز نہ پڑھ سکیں۔

مصنف عبد الرزاق ج 3، ص 521.

تیسری روایت: ابن عباس: امیر المومنین (علیہ السلام) نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے جسد مبارک پر نماز پڑھی۔

ابن سعد نے علی بن الحسین علیہ السلام سے ایک اور روایت نقل کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے پاکیزہ جسد مبارک پر نماز پڑھی:

اخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مَتَى دَفَنْتُمْ فَاطِمَةَ؟ فَقَالَ: دَفَنَّاَهَا لَيْلٍ بَعْدَ هَذِهِ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا؟ قَالَ: عَلِيٌّ.

علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ آپ نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو کب دفن کیا؟ اس نے کہا: ہم نے اسے رات کو گلیوں اور شہر میں لوگوں کی آمدورفت کم ہونے کے بعد دفن کر دیا۔ میں نے کہا: ان کے لیے نماز کس نے پڑھی؟ فرمایا: علی علیہ السلام

الطبقات الكبرى ج 8، ص 29

چوتھی روایت: ابن شہاب زہری کہا: حضرت علی علیہ السلام نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے پاک جسد پر نماز پڑھی۔

ایک اور روایت میں ابن شہاب سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے پاک جسد پر نماز پڑھی:

7338 - حدثنا إبراهيم بن عبد الله ثنا [محمد بن إسحاق] [السراج] ثنا قتيبة ثنا الليث بن سعد عن عقيل عن [ابن شهاب] الزهري قال : دفنت [فاطمة] بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلا وصلى عليها علي رضي الله عنهما .

ابن شہاب زہری نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ کو رات کو دفن کیا گیا اور علی نے ان پر نماز پڑھی۔

الأصبهاني، أبي نعيم (متوفى 430هـ)، معرفة الصحابة، ج 6 ، ص 3192، دار النشر: طبق برنامہ الجامع الكبير.

ب: حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی شب تدفین کے سلسلے میں سنی علماء کے اقوال۔

اس حصے میں ہم اہل سنت علماء کے اقوال کو ترتیب کے ساتھ نقل کریں گے ، جنہوں نے بیان کیا کہ صدیق طاہرہ (سلام اللہ علیہا) کے پاکیزہ جسد پر امیر المومنین علیہ السلام نے نماز پڑھی:

1. اجلی کوفی (متوفی 261ھ)

وہ کتاب " معرفة الثقات " میں لکھتے ہیں:

2348 فاطمة بنت سيدنا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم ... ودفنها على بن أبي طالب رضي الله عنه ليلا وغسلها وصلى عليها.

ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ کو علی علیہ السلام رات میں غسل دیا اور نماز پڑھی اور دفن کیا۔

العجلي، أبي الحسن أحمد بن عبد الله بن صالح (متوفى 261هـ)، معرفة الثقات من رجال أهل العلم والحديث ومن الضعفاء وذكر مذاهبهم وأخبارهم، ج 2، ص 458، تحقيق: عبد العليم عبد العظيم البستوي، ناشر: مكتبة الدار - المدينة المنورة - السعودية، الطبعة: الأولى، 1405 - 1985م.

2. سليمان الجمال: 318ھ میں وفات پائی

وہ کتاب " حاشية الشيخ سليمان الجمال على شرح المنهج (لزكريا الأنصاري) " میں بھی لکھتے ہیں:

وغسلها علي وأسماء بنت عميس وصلى عليها وقيل عمه العباس وأوصت أن تدفن ليلا ففعل بها ذلك.

فاطمہ سلام اللہ علیہا کو علی اور اسماء بنت عمیس نے غسل دیا اور ان پر نماز پڑھی۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان کے چچا عباس نے ان پر نماز پڑھی ۔ فاطمہ نے رات کو دفن کرنے کی وصیت کی تھی اور علی علیہ السلام نے ان کی وصیت پر عمل کیا۔

حاشية الجمال على شرح المنهج، ج 2، ص 197، أبي بكر محمد بن إبراهيم بن المنذر النيسابوري (متوفى 318هـ)، دار النشر: دار طيبة - الرياض - 1985م ، الطبعة: الأولى ، تحقيق: د . أبو حماد صغير أحمد بن محمد حنيف

۳۔ مسعودی (متوفی 346ھ)

مسعودی لکھتے ہیں:

وتولى غسلها أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه ودفنها ليلاً بالبقيع وقيل غيره، ولم يؤذن بها أبو بكر

امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو غسل دینے کی ذمہ داری لی اور انہیں رات کو بقیع میں دفن کیا۔ اس نے ایک کمزور لفظ کہا اور دوسری جگہ دفن ہو گیا۔ لیکن اس نے ابوبکر کو اطلاع نہیں دی۔

المسعودي، أبو الحسن علی بن الحسین بن علی (متوفای 346ھ)، التنبيه والإشراف، ج 1، ص 106، دار النشر : طبق برنامہ الجامع الكبير.

4. ابن حبان: (متوفای 354ھ)

ابن حبان لکھتے ہیں:

فدفنها علی لیلا ولم يؤذن به أبا بكر ولا عمر.

علی (علیہ السلام) نے رات کو فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو دفن کیا اور عمر اور ابوبکر کو اطلاع نہیں دی۔

التميمي البستي، محمد بن حبان بن أحمد ابوحاتم (متوفای 354ھ)، الثقات، ج 2، ص 170، تحقیق: السيد شرف الدين أحمد، ناشر: دار الفكر، الطبعة: الأولى، 1395ھ - 1975م.

اور دوسری جگہ فرماتے ہیں:

1092 فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ... وصلى عليها على ولم يؤذن بها أحدا ودفنها ليلا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ کے جسد مبارک پر علی علیہ السلام نے نماز پڑھی اور اس تقریب کے بارے میں کسی کو اطلاع نہیں دی اور رات کو انہیں دفن کر دیا۔

الثقات ج 3، ص 334

5. ابن عبد البر (متوفای 463ھ)

ابن عبد البر لکھتے ہیں:

وماتت فاطمة رضي الله عنها بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت أول أهله لحوقا به وصلى عليها علي بن أبي طالب ...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ اہل بیت میں سے پہلی شخص تھیں جو اپنے بابا سے ملحق ہوئے اور علی بن ابی طالب نے ان کے جسد خاکی پر نماز ادا کی۔

ابن عبد البر النمري القرطبي المالكي، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر (متوفای 463ھ)، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ج 4، ص 1898، تحقیق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل - بيروت، الطبعة: الأولى، 1412ھ.

6 . ابن جوزي (متوفاي 597ھ)

ابن جوزي لکھتے ہیں:

توفيت فاطمة الزهراء عليها السلام بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم بستة أشهر ... وغسلها علي عليها السلام وصلى عليها وقالت عمرة صلى عليها العباس بن عبد المطلب ودفنت ليلاً.

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ ماہ بعد ہوئی اور علی علیہ السلام نے انہیں غسل دیا اور ان پر نماز پڑھی۔ عمرہ نے کہا: عباس بن عبدالمطلب نے ان پر نماز پڑھی اور انہیں رات کو دفن کیا گیا۔

ابن الجوزي الحنبلي، جمال الدين ابوالفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد (متوفای 597 ھ)، صفة الصفوة، ج 2، ص 14، تحقيق: محمود فاخوري - د. محمد رواس قلعه جي، ناشر: دار المعرفة - بيروت، الطبعة: الثانية، 1399ھ - 1979م.

ابن جوزی اپنی دوسری کتاب میں مسلم کے طریقے سے کہتے ہیں: حضرت علی علیہ السلام نے ان پر نماز پڑھی اور ایک ضعیف قول کے مطابق عباس یا ابوبکر نے نماز پڑھی:

وماتت فاطمة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم بستة أشهر ... وغسلها علي وصلى عليها وقيل صلى عليها العباس وقيل صلى عليها أبو بكر

ابن الجوزي الحنبلي، جمال الدين ابوالفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد (متوفای 597 ھ)، تلقيح فهم أهل الأثر في عيون التاريخ والسير، ج 1، ص 31، ناشر: شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم - بيروت، الطبعة: الأولى، 1997م.

7 . ابن اثير جزري (متوفاي 630ھ)

ابن اثير اپنی کتاب "أسد الغابة في معرفة الصحابة" میں لکھتے ہیں:

وهي أول من عُطي نعشها في الإسلام ، ثم بعده زينب بنت جحش . وصلى عليها علي بن أبي طالب . وقيل : صلى عليها العباس . وأوصت أن تدفن ليلاً ، ففعل ذلك بها .

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا جسد پہلی لاش تھی جو اسلام میں پوشیدہ تھی [یعنی اسے تابوت کے بیچ میں رکھا گیا تھا] ان کے بعد جحش کی بیٹی زینب ہیں۔ حضرت زہرا کے جسد پر علی بن ابی طالب نے نماز پڑھی۔ اور ایک ضعیف قول کے مطابق عباس نے نماز پڑھی ۔ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا وصیت کی تھی اور علی نے اس وصیت کو پورا کیا۔

ابن أثير الجزري، عز الدين بن الأثير أبي الحسن علي بن محمد (متوفای 630ھ)، أسد الغابة في معرفة الصحابة، ج 7، ص 244، تحقيق: عادل أحمد الرفاعي، ناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت / لبنان، الطبعة: الأولى، 1417ھ - 1996م.

8 . مزي (متوفاي 742ھ)

میزی کتاب "تہذیب الکمال" میں لکھتے ہیں:

وماتت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت أول أهله لحوقا به ، وصلى عليها علي بن أبي طالب ... رسول الله صلى الله عليه وسلم کی صاحبزادی فاطمہ کا انتقال ہو گیا اور وہ اہل بیت میں سے پہلی شخص تھیں جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملی اور علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اپ پر نماز پڑھی۔

المزي، ابوالحجاج يوسف بن الزكي عبدالرحمن (متوفى 742هـ)، تهذيب الكمال، ج 35، ص 252، تحقيق: د. بشار عواد معروف، ناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة: الأولى، 1400هـ - 1980م.

9 . نووي (متوفى 676هـ)

نووي لکھتے ہیں:

فاطمة الزهراء بنت رسول الله وقال الكلبي ... وغسلها علي وأسماء بنت عميس وصلى عليها علي وقيل العباس وأوصت أن تدفن ليلا ففعل ذلك بها

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا... کلبی نے کہا: ... علی علیہ السلام اور عمیس کی بیٹی اسماء نے انہیں غسل دیا اور علی علیہ السلام آپ نے ان پر نماز پڑھی، اور ایک ضعیف قول کے مطابق عباس نے ان پر نماز پڑھی، وصیت کے مطابق رات کو دفن کیا۔

النووي الشافعي، محيي الدين أبو زكريا يحيى بن شرف بن مر بن جمعة بن حزام (متوفى 676 هـ)، تهذيب الأسماء واللغات، ج 2، ص 617، تحقيق: مكتب البحوث والدراسات، ناشر: دار الفكر - بيروت، الطبعة: الأولى، 1996م.

10 . ابن كثير (متوفى 774هـ)

ابن کثیر کے بیان کے بعد کہ امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا پر نماز پڑھی اور ایک قول یہ بھی فرمایا کہ ابوبکر نے نماز پڑھی لیکن وہ اس قول کو عجیب و غریب سمجھتے ہیں:

وصلى عليها علي وقيل أبو بكر وهو قول غريب .

ابن كثير الدمشقي، ابوالفداء إسماعيل بن عمر القرشي (متوفى 774هـ)، فصول من السيرة، ج 1، ص 216، دار النشر: طبق برنامج الجامع الكبير.

11. ابن حجر عسقلاني (متوفى 852هـ)

اسماء بنت عمیس نے فاطمہ کو غسل نہیں دی تھی اس کی تردید کرتے ہوئے ان کا ایک تجزیہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے جسد پر نماز نہیں پڑھی:

وقد ثَبَتَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَعْلَمْ بِوَفَاةِ فَاطِمَةَ لِمَا فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا دَفَنَهَا لَيْلًا وَلَمْ يَعْلَمْ أَبَا بَكْرٍ فَكَيْفَ يُمَكِّنُ أَنْ تُغْسَلَ زَوْجَتُهُ وَلَا يَعْلَمْ هُوَ وَيُمَكِّنُ أَنْ يُجَابَ بِأَنَّهُ عَلِمَ بِذَلِكَ وَظَنَّ أَنَّ عَلِيًّا سَيَدْعُوهُ لِحُضُورِ دَفْنِهَا وَظَنَّ عَلِيٌّ أَنَّهُ يَحْضُرُ مِنْ غَيْرِ اسْتِدْعَاءٍ مِنْهُ فَهَذَا لَا بَأْسَ بِهِ وَأَجَابَ فِي الْخِلَافِيَّاتِ بِأَنَّهُ (أَنَّهُ) يَحْتَمِلُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ عَلِمَ بِذَلِكَ وَأَحَبَّ أَنْ لَا يَرُدَّ غَرَضَ عَلِيٍّ فِي كِتْمَانِهِ مِنْهُ

یہ بات یقینی ہے کہ عائشہ کی صحیح روایت کے مطابق ابوبکر کو فاطمہ کی وفات کا علم نہیں تھا، اور وہ روایت یہ ہے کہ علی نے رات کو فاطمہ کو دفن کیا اور ابوبکر کو اطلاع نہیں دی۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ابوبکر کی بیوی نے ان کو غسل دیا جبکہ ابوبکر کو معلوم نہ تھا۔ یہ جواب دیا جا سکتا ہے کہ ابوبکر کو ان کی موت کا علم تھا، لیکن انہیں شبہ تھا کہ علی انہیں جنازہ کی تقریب میں مدعو کریں گے۔ دوسری طرف علی علیہ السلام کا خیال تھا کہ ابوبکر بغیر دعوت کے آئیں گے۔ تو اس صورت میں اسماء کی موجودگی میں کوئی حرج نہیں۔ کتاب "خلافيات" میں اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ممکن ہے کہ ابوبکر کو فاطمہ کی موت کا علم ہو، لیکن وہ اس بات کو چھپانے میں علی کے مقصد سے انکار نہیں کرنا چاہتے تھے۔

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل (متوفى 852هـ)، تلخيص الحبير في أحاديث الرافعي الكبير، ج 2، ص 143، تحقيق: السيد عبدالله هاشم اليماني المدني، ناشر: - المدينة المنورة - 1384هـ - 1964م.

12. بدر الدين عيني (متوفى 855هـ)

عینی اپنے کتاب "عمدة القاري شرح صحيح البخاري" میں لکھتے ہیں:

وغسلها علي ، رضي الله تعالى عنه ، وصلى عليها ودفنت ليلاً ، وفضائلها لا تحصى ، وكفى لها شرفاً كونها بضعة من رسول الله صلى الله عليه وسلم.

علی علیہ السلام نے اسے غسل دیا اور اس پر نماز پڑھی اور رات کو دفن کیا۔ ان حضرت کے فضائل بہت زیادہ ہیں اور اس کی تعظیم کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کا حصہ تھی۔

العيني الغيتابي الحنفي، بدر الدين ابومحمد محمود بن أحمد (متوفى 855هـ)، عمدة القاري شرح صحيح البخاري، ج 3، ص 174، ناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت.

13. ملا علي قاري (متوفى 1014هـ)

ملا علی ہروی لکھتے ہیں:

تزوجها علي بن أبي طالب في السنة الثانية من الهجرة في شهر رمضان ... وغسلها علي وصلى عليها ودفنت ليلاً .
ہجری کے دوسرے سال فاطمہ سلام اللہ علیہا نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے شادی کی اور علی علیہ السلام نے ان پر نماز پڑھی اور انہیں رات کو دفن کیا۔

ملا علي القاري، نور الدين أبو الحسن علي بن سلطان محمد الهروي (متوفى 1014هـ)، مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، ج 1، ص 174، تحقيق: جمال عيتاني، ناشر: دار الكتب العلمية - لبنان/ بيروت، الطبعة: الأولى، 1422هـ - 2001م .

14. حلبی (متوفی 1044هـ)

وہ لکھتا ہے:

وقال الواقدي وثبت عندنا أن علياً كرم الله وجهه دفنها رضي الله تعالى عنها ليلاً وصلى عليها ومعه العباس

والفضل رضي الله تعالى عنهم ولم يعلموا بها أحدا.

واقدي نے کہا۔ ہماری رائے میں یہ ثابت ہے کہ علی (علیہ السلام) نے انہیں رات کو دفن کیا اور ان پر نماز پڑھی، عباس اور فضل ان کے ساتھ تھے اور انہوں نے کسی کو خبر نہیں دی۔

الحلبی، علی بن برہان الدین (متوفی 1044ھ)، السیرة الحلبیة فی سیرة المؤمن، ج 3، ص 487، ناشر: دار المعرفة - بیروت - 1400.

آخری بات: حضرت کے چچا عباس نے نماز پڑھی ۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے جسد پر نماز پڑھی۔ اور یہ قول مدنی، واقدی، ضحاک، بلاذری، ابو نعیم اور ابن جوزی سے منقول ہے: ذہبی واقدی کے الفاظ لکھتے ہیں:

وقال الواقدي : هذا أثبت الأقاويل عندنا . وقال : وصلى عليها العباس ، ...

واقدی نے کہا ہے: یہ ہماری رائے میں سب سے صحیح قول ہے اور اس نے کہا: عباس نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا پر نماز پڑھی ۔

تاریخ الإسلام، ج 3، ص 47

بیلزاری لکھتے ہیں:

وتوفيت فاطمة رضي الله تعالى عنها بعد النبي صلى الله عليه وسلم ... وصلى عليها العباس بن عبد المطلب. فاطمة کا انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوا اور عباس بن عبدالمطلب نے ان پر نماز پڑھی۔

البلاذري، أحمد بن يحيى بن جابر (متوفی 279ھ)، أنساب الأشراف، ج 1، ص 178، طبق برنامج الجامع الكبير. ضحاک بھی لکھتے ہیں:

فاطمة ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ... وغسلها علي رضي الله عنه ودفنها ليلا وصلى عليها العباس بن عبد المطلب ...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ کو علی نے غسل دیا اور رات کو دفن کیا اور عباس بن عبدالمطلب نے آپ پر نماز پڑھی۔

الشيبياني، أحمد بن عمرو بن الضحاک ابوبکر (متوفی 287ھ)، الآحاد والمثاني، ج 5، ص 354، تحقیق: د. باسم فيصل أحمد الجوابرة، ناشر: دار الراية - الرياض، الطبعة: الأولى، 1411 - 1991م.

ابن جوزی اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم .. وصلى عليها العباس ...

ابن الجوزي الحنبلي، جمال الدين ابوالفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد (متوفی 597ھ)، المنتظم في تاريخ الملوك والأمم، ج 4، ص 95، ناشر: دار صادر - بیروت، الطبعة: الأولى، 1358.

شیبانی کتاب الكامل فی التاريخ میں لکھتے ہیں:

وفي هذه السنة ماتت فاطمة بنت النبي ... وصلى عليها العباس بن عبد المطلب ...

ابن أثير الجزري، عز الدين بن الأثير أبي الحسن علي بن محمد (متوفى 630هـ) الكامل في التاريخ، ج 2، ص 204، تحقيق: عبد الله القاضي، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الثانية، 1415هـ.

جواب:

اول: یہ قول صرف بعض اہل سنت کا قول ہے، اور اس کا موازنہ صحیح روایات سے نہیں کیا جا سکتا، وہی روایتیں جو ثابت کرتی ہیں کہ امیر المومنین نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا پر نماز پڑھی تھی۔
دوم: اس قول کے برخلاف سنی علماء کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو کہتے ہیں کہ امیر المومنین نے فاطمہ پر نماز پڑھی۔ پس چونکہ یہ قول دیگر اہل سنت علماء کی روایات اور اقوال کے خلاف ہے، اس لیے یہ شاذ ہے اور اس کی کوئی صداقت نہیں۔

سوم: عباس کا ان پر نماز پڑھنا امیر المومنین علیہ السلام کی نماز کے منافی نہیں ہے۔ کیونکہ عام طور پر جو لوگ میت کی تدفین میں شریک ہوتے ہیں وہ میت کیلئے نماز پڑھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ جناب عباس نے کئی دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر انفرادی طور پر یا فرداً فرداً جسدِ مبارک پر نماز ادا کی ہو۔ لیکن اہم نکتہ یہ ہے کہ ابوبکر نماز کے لیے تقریب میں بالکل موجود نہیں تھے۔ تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اس فاطمہ کے جسد پر نماز پڑھی؟

نتیجہ:

مستند روایات اور اہل سنت علماء کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر المومنین (علیہ السلام) نے حضرت زہرا (سلام اللہ علیہا) کے جسد مبارک پر نماز پڑھی، اور آخر میں وہ جماعت جو جنازہ میں شرکت کے عنوان سے ایسے تھے تدفین کی نماز بھی پڑھے تھے۔

سلامت رہیں

اشکالات کا جواب دینے والا گروپ

حضرت ولی عصر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) ریسرچ انسٹی ٹیوٹ